جلد ۵۴/۱۹ | ۲۰ امان ۱۳۴۴ ہش | ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ | ۲۰ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۹ مارچ بوقت ۸¾ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہٖ تعالےٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ::

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار سے انسان گناہ کے زہریلے مواد پر غالب آجاتا ہے

اس سے رُوح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے

"وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ۔ یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے۔ دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ رُوح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں ایک استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالےٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالےٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھاوے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمّی مادہ ہے جس کا موکّل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا تو سمّی قوت غالب آجاتی ہے لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالےٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ایک چشمہ پیدا ہوتا ہے جس سے اس کی رُوح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس قوت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۶۷ و ۶۸)

اخبار احمدیہ

— مکرم ایوب احمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گلاسگو نے سلسلہ کے نام اپنا ایک مکان جو پانچ کمروں پر مشتمل ہے وقف کیا ہے جس میں جماعت کا مشن ہاؤس بنایا جا رہا ہے۔ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی قبول فرما کر حسنات دارین عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید)

— لائل پور ۱۸ مارچ (بذریعہ فون) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ مقیم لائل پور کی ران پر جو پھوڑا تھا۔ وہ بظاہر تو اچھا ہوتا دکھائی دے رہا تھا مگر اندرونی طور پر اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ ان کے تین اپریشن کئے جا چکے ہیں۔ طبیعت بہت نڈھال ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم مولوی صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— مکرم بابو فضل دین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ لاہور کی آنکھوں کا اپریشن مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو ہوا ہے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سے ہر دو کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

— محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی محمد الدین صاحب ایم۔ اے نے اپنی پوتی کی پیدائش کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے عطیہ برائے فضل عمر ہسپتال بھجوایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو خادمہ دین اور لمبی عمر والی بنا دے۔ آمین
(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ مارچ ۶۵ء

انسانی قلبِ ماہیت

امریکہ جو آج اس تعلق سے یہ دعوے کر رہا ہے کہ وہ کرۂ ارض پر امن کی فضا اور مختلف ملکوں میں توازن قائم رکھنا چاہتا ہے۔ خود سخت اندرونی بدامنی میں مبتلا ہے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ صدر امریکہ مسٹر کینیڈی کو دن دہاڑے گولی سے اڑا دیا گیا۔ اور جہاں تک دنیا کو علم کرایا گیا ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کیوں ہوا۔ کم از کم اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ امریکہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو پر امن طریقے سے اپنے مسائل حل نہیں کرنا چاہتے۔ اور جبر پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا ناجائز نہیں سمجھتے۔ حالانکہ تمام دنیا امریکہ کو ایک مثالی جمہوریت سمجھتی ہے۔

علاوہ ازیں امریکہ ہی ایک طاقتور ملک ہے۔ جو سیاہ فاموں کا مسئلہ حل کرنے میں ابھی تک ناکام چلا آتا ہے۔ جنوبی افریقہ میں سیاہ فاموں پر جو ظلم ڈھائے جاتے ہیں تو وہ بدبداکر ڈھائے جاتے ہیں۔ ملکی قانون ہی ایسا بنایا گیا ہے کہ جس میں سفید فاموں کی بالادستی قائم رہتی ہے۔ آجکل کے جمہوری تصور میں ایسی قانون سازی جس سے ملک کے باشندوں کا ایک بہت بڑا حصہ انسانی بنیادی حقوق سے محروم رہ جاتا ہو۔ سخت بے دردی ہے اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہے۔ تاہم جنوبی افریقہ کے سفید فام جو کچھ کرتے ہیں قانون کی آڑ لے کر کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف امریکہ جیسے مہذب ملک میں قانون تو کچھ اور کہتا ہے اور سفید فام عوام کچھ اور کرتے ہیں۔

صدر لنکن نے بہت عرصہ پہلے یہ قانون بنایا تھا کہ امریکہ کے تمام باشندے کالے ہوں یا گورے بنیادی انسانی حقوق میں برابر ہیں۔ قانون تو بن گیا مگر آج تک کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ امریکہ کے سفید فام باسیوں نے اس کو آج تک شرمندۂ معنی نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ ملک کا ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہے جہاں سیاہ فاموں کو ووٹ ڈالنے کا حق استعمال کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جا رہی۔ نیویارک کی ایک تازہ خبر ہے۔ کہ

موجودہ صدر مسٹر جانسن نے کانگرس کے ایک متحدہ اجلاس میں بڑی زوردار تقریر کی ہے۔ کہ حبشیوں کے خلاف بے انصافی اور تعصب کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا اس نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ اور وہ ایسی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں کہ حبشیوں کو اپنا ووٹ استعمال کرنے کی پوری پوری آزادی ہو۔ شہر سلما (SELMA) میں جو مظالم ابھی حال ہی میں حبشیوں پر ہوئے ہیں ان کی آپ نے سخت مذمت کی ہے۔ آپ نے حبشیوں کی اس آزادی کے لئے کانگریس میں بل بھی پیش کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صدر لنکن سے لے کر آج تک جتنے بھی امریکی صدر ہوئے ہیں وہ اپنی باری اسی حزم و اہتمام سے حبشیوں کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ کامیابی بھی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود "ہنوز دہلی دور است" والا معاملہ ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ ایک حبشی اور سیاہ فام آج کتنا بھی قابل اور دولتمند نہ ہو جائے۔ خود صدر جانسن بھی اس کے ساتھ ایسا رشتہ قائم کرنے کے لئے دل سے تیار نہیں ہوں گے جو مثلاً ازدواج کی قسم کا ہو۔

اس کی وجہ صرف رنگ و نسل نہیں ہو گی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض سائنسدانوں نے علم الموروثیت میں جو ہندی کی چندی نکالی ہے اس نے بھی بعض اقوام کے دل میں اپنی نسلی فوقیت کی بیماری مستحکم کر دی ہے۔ اور اس انسانی کمزوری کو تقویت دی ہے جو نسلی امتیاز کے تعلق میں قدیم سے دنیا میں چلی آتی ہے۔ تاہم یو۔این۔او نے پچھلے دنوں بڑے بڑے سائنسدانوں کے اس نتیجہ کو تسلیم کر لیا ہے کہ نسلی امتیازات محض فسانوی اور عارضی حیثیت رکھتے ہیں۔ تمام انسان بلحاظ نسل کے ایک ہی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام مذاہب فی الواقعہ تمام انسانوں کو واحد نسل سے ہی مانتے رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کے امتیازات کو قبول نہیں کرتے رہے تاہم اسلام نے جس دوٹوک طریقے سے اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اس کی نظیر تاریخ مذاہب میں موجود نہیں ہے۔

ہم کو یہاں ان تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ سے انسانی وحدت نسل کے متعلق ہیں۔ یہ امر اتنا واضح ہے کہ تمام دنیا کی اقوام اس بات کو مان گئی ہیں کہ اسلام نے جس طریق سے مساواتِ انسانی کا حل پیش کیا ہے کسی مذہب یا کسی اعلیٰ سے اعلیٰ فلسفی یا تہذیب نے آج تک پیش نہیں کیا۔

خیر یہ سوال تو ایک مسئلہ کے نظری پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم جو بات یہاں کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں اللہ تعالیٰ نے کتنا اعجازی اثر رکھا ہے کہ آپؐ نے چند اشاروں میں اس مسئلہ کو نظری اور عملی پہلو سے اس طرح حل کر دیا کہ امریکہ جیسی مہذب قوم کے دسوں صدر اتنی طویل مدت میں بھی اس کا کروڑواں حصہ بھی نہیں کر سکے۔ حالانکہ ان صدروں کے پاس ہر قسم کی طاقت موجود ہے۔ مگر ابھی تک امریکہ جیسے مہذب ملک میں بھی ہنوز روزِ اوّل والا معاملہ سیاہ ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ کو کماحقہ مذہب ہی حل کر سکتا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور جنوبی افریقہ میں اکثر عیسائی پادری اس کیلئے کوشش کرتے ہیں لیکن جہاں تک موجودہ عیسائی نظام کا تعلق ہے عیسائیت سے یہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہو سکے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نسلی امتیاز خود کلیساؤں میں گھسا ہوا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک ہی نسل کے اندر بھی کلیساؤں میں امتیاز برتا جاتا ہے۔ اور بڑے خاندانوں کیلئے الگ سیٹیں مقرر ہوتی ہیں ہندو مذہب کی حالت تو عیسائیت سے بھی بدتر ہے۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس میں بڑے چھوٹے کا کوئی امتیاز نہیں۔ جن مذاہب میں پوجا پاٹ اور عبادت کے اوقات میں بھی امتیازات رکھے جاتے ہیں وہ عام زندگی میں کس طرح ایک سطح قائم رکھ سکتے ہیں۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو نہ صرف مسجد میں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں انسانی شرف کو قائم رکھتا ہے اسکی نظر میں ابیض و اسود، اصفر و احمر کا کوئی فرق نہیں ایک حبشی بلالؓ محض اعمال کی وجہ سے قریش سرداروں پر فوقیت لیجاتا ہے اور اسکے سامنے بڑے بڑے رئیسوں کے بیٹے سر جھکا کر چلتے ہیں۔ اور جب وہ عقد کرنا چاہتا ہے تو بڑے بڑے معززینِ عرب اپنی لڑکیاں اس کے ساتھ بیاہنے کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ اسی کا نام ہے انسانی قلبِ ماہیت۔

جبیں جب ترے آستاں پر جھکائی

جبیں جب ترے آستاں پر جھکائی
مرے ساتھ ہی جھک گئی ہے خدائی

خیال اِک ذرا بُت کا لرزہ جو دل میں
فرشتوں نے جا کر خدا سے لگائی

تجھے زعمِ حسن اور مجھے غیرتِ عشق
نہ تو نے بنائی نہ مَیں نے بنائی

براہیم اٹھا ہے پھر کوئی شاید
کہ نمرود نے آگ ہے پھر جلائی

کھلا جب وہاں میرا اعمال نامہ
قیامت نے اور اک قیامت اٹھائی

ہے تنویرؔ اسے کام کیا گلشنوں سے
جسے جنگلوں کی ہوا راس آئی

تنویر

حضرت مسیحؑ کو صلیب دینے کا واقعہ اور یہودی قوم

از مکرم سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اناجیل اربعہ کی رُو سے یہودی اور عیسائی دونوں ایک ہی شریعت کے متبع ہیں اور ایک ہی نبی کی امت۔ ان دونوں کی کتاب شریعت "تورات" ہے اور نبی شارع حضرت موسےٰ علیہ السلام۔ مگر ان کے درمیان جناب یسوع مسیحؑ کی شخصیت نے کچھ ایسا اختلاف پیدا کر دیا ہے کہ ایک کے لئے دوسرے کا وجود ناقابل برداشت ہوگیا ہے۔ یہودیوں نے یسوع مسیح کی تعلیمات سے اتنی نفرت نہیں کی۔ جتنی ان کی شخصیت سے۔ وہ ان کی ابتدا و انتہا دونوں سے متنفر ہیں۔

یہودیوں کا مطالبہ

تمام انجیلی رواۃ اس بات پر متفق ہیں کہ یہودیوں نے جناب مسیحؑ کے خلاف عداوت و دشمنی میں اتنی ترقی کی کہ آخر ان کو تختۂ صلیب پر لٹکا کے ہی دم لیا۔ دوسری طرف قوم یہود بھی دو ہزار سالوں سے اپنے اس قول پر فخر کرتی رہی ہے کہ

انا قتلنا المسیح ابن مریم

کہ ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر دیا۔

ابھی تک یہودی اور عیسائی دونوں اس خیال پر نہایت پختگی سے قائم تھے۔ اس طول طویل مدت کا کوئی لمحہ ایسا نظر نہیں آتا جب ان دونوں قوموں میں سے کسی نے اپنے اس اعتقاد پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس کی ہو۔ مگر اب مذہبی اور قومی شعور کا یہ کرشمہ دیکھئے کہ چند سالوں سے یہودیوں نے ان انجیلی روایات کے خلاف ایک تحریک چلا رکھی ہے۔ سب سے پہلے اٹلی کے ایک قومی اجتماع میں یہودیوں نے یہ صدائے احتجاج بلند کی۔ اور گزشتہ سال جب پاپائے اعظم یروشلم تشریف لے گئے۔ تو اس وقت یہودیوں نے مطالبہ کیا۔ کہ ان کو صلیب مسیح کے الزام سے بری قرار دیا جائے۔ پاپائے اعظم نے اس وقت اس مطالبہ پر نہایت سنجیدگی سے غور کیا تھا۔ اور دینی حلقوں کا عام تاثر یہ تھا کہ شاید وہ حکومت اسرائیل کو چرچ سے قریب کرنے کے لئے یہ مطالبہ منظور کر لیں شاہ حسین والی اردن نے یہی خطرہ محسوس کر کے "پاپائے اعظم" کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ اس تغیر پذیر دنیا میں اناجیل اربعہ کی روایات کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ آج کی مصلحت سیاست کل ان کا ساتھ نہیں دے گی۔ لیکن ہوا یہ کہ جب وہ یروشلم کی زیارت سے فارغ ہو کر "ویٹی کن" پہونچے۔ تو یہودیوں نے اپنی حکومت کی معرفت باضابطہ ان سے یہ مطالبہ کیا کہ قوم یہود کو "صلیب مسیح" کے الزام سے بری قرار دیا جائے۔

پاپائے اعظم کا فیصلہ

چرچ کے حلقے میں ایک سال سے اس پر سرگوشیاں ہو رہی تھیں۔ اور پاپائے اعظم جب بمبئی تشریف لائے۔ تو ایک مرتبہ صحافیوں نے بھی ان کی اصلاحی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اس وقت پاپائے اعظم جن مشکل مسائل سے دوچار ہیں۔ ان میں سب سے مشکل مسئلہ یہی ہے۔ لیکن اب یہ خبر گرم ہے کہ پاپائے اعظم کی بارگاہ میں یہودیوں کی اس درخواست کو شرف قبولیت حاصل ہوگیا۔

تنقید و تبصرہ

پاپائے اعظم کے اس فیصلہ پر مذہبی حلقوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ عیسائیوں کے دوسرے فرقوں نے اگر اس فیصلہ پر تنقید کی تو مسلم زعماء نے اس پر اظہار حیرت کیا۔ گو عام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق تو جناب مسیحؑ کو صلیب پر چڑھانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ لہذا جو حادثہ وقوع پذیر ہی نہیں ہوا۔ اس کا کسی پر کیسے الزام ڈالا جا سکتا ہے۔

اسلامی موقف

لیکن ہم احمدی یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر ان یہودیوں کا یہ مدعا ہے کہ دو ہزار سال پہلے ہمارے اسلاف نے جناب مسیحؑ کے ساتھ جو زیادتی کی۔ اس سے ہم لوگ اظہار برائت کرتے ہیں۔ تو پاپائے اعظم نے یہ درخواست قبول کر کے بڑی دانشمندی عالی ظرفی اور نیک طبعی کا ثبوت دیا ہے۔ قرآن پاک کی یہی تعلیم ہے۔ کہ پہلوں کی بوجھ پچھلوں پر نہ لادا جائے۔ وہ گزری ہوئی قوموں کے متعلق کہتا ہے کہ

تلک امۃ قد خلت
لھا ما کسبت ولکم
ما کسبتم ولا تسئلون
عما کانوا یعملون۔

یعنی ہر قوم اپنا اپنا اعمالنامہ اپنے ساتھ لے گئی۔ اگلوں کے اعمال کا محاسبہ پچھلوں سے نہیں ہوگا۔ قرآن کریم نے اس باب میں جن یہودیوں کی ملامت کی ہے۔ وہ وہی ہیں جو اسلاف کی اس ظالمانہ حرکت پر آج بھی فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

انا قتلنا المسیح ابن مریم

یعنی ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا۔

لیکن جو اپنے کو پہلوں کے اعمال سے بری قرار دیتے ہیں تو قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ تم بھی اگلوں کے گناہ ان کی طرف منسوب مت کرو۔

نئے عہد نامہ کی تشریحات

اور اگر اس مطالبہ کا مقصد یہ ہے کہ اناجیل اربعہ میں جناب یسوع مسیح کے خلاف یہودیوں کی طرف جو سازش منسوب کی گئی ہے۔ یا یہودیوں کے ہاتھوں ان کی توہین۔ تذلیل اور صلیب پر چڑھائے جانے کے جو واقعات قلم بند کئے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں تو اس کا فیصلہ پاپائے اعظم کو کرنا چاہیئے۔ یہ اناجیل اربعہ کے خلاف ایک کھلا چیلنج ہے۔

نئے عہد نامہ کے تمام رواۃ اس بات پر متفق ہیں کہ جناب یسوع المسیحؑ کو صلیب پر چڑھانے میں یہودیوں نے بنیادی پارٹ ادا کئے۔ انہیں ہیکل کا دشمن اور رومی حکومت کا باغی ٹھہرانے کے لئے یہودیوں نے شہادتیں اکٹھی کیں۔ انہیں کے اصرار پر یروشلم کے حاکم پیلاطوس نے ان کے حق میں سزائے موت کا حکم سنایا۔ پھر جناب یسوع مسیح کو یہی لوگ دھکے دیتے ہوئے قتل گاہ کی طرف لے گئے۔ اور انہیں کی نگرانی میں پیلاطوس کے سپاہیوں نے ان کے ہاتھوں میں کیلیں ٹھونک کر ان کو تختۂ صلیب پر لٹکایا۔

یہ تمام واقعات اناجیل اربعہ کے رواۃ بیان کرتے ہیں۔ اس زمانے میں مسیح کی شخصیت اتنی معروف و نمایاں نہیں تھی کہ اس واقعہ سے رومی حکومت میں کوئی زلزلہ آگیا ہو۔ اور تمام لوگ یہ حالات معلوم کرنے کے لئے بے قرار ہو گئے ہوں۔ اناجیل سے تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف ہیکل کے متوسلین ہی ان کی شخصیت سے متاثر تھے یا متنفر۔ دوسروں کے لئے ان کی ذات میں کوئی کشش نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی اس بے گناہ کو گنہگار ثابت کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اگر وہ اس وقت کوئی عظیم شخصیت کے مالک سمجھے جاتے تو اپنی بے گناہی میں ٹھوس شہادتیں پیش کر سکتے۔ اور پیلاطوس محض یہودیوں کے شور و غوغا سے مرعوب ہو کر آپ کو یہودیوں کے حوالے کرنے کی جرأت نہ کرتا ایسے وجود کے حالات زندگی معلوم کرنے کا عیسائیت کے نقطہ نگاہ سے اور کیا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی صحبت میں بیٹھنے والے جیسے متی اور یوحنا جو کہیں وہ تسلیم کر لیا جائے۔ چرچ کے پاس بھی اور کوئی دوسرا ذریعہ معلومات نہیں۔ اس لئے اناجیل اربعہ کی روایات کے مطابق غیر مبہم الفاظ میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھانے کے اصل ملزم اس عہد کے یہودی ہی ہیں۔ رومی حکومت کو جناب مسیح کی ذات تعلیمات یا معتقدات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

خیر یہ تو مذہبی اور تاریخی شواہد ہیں۔ اگر پاپائے اعظم آج ان شہادتوں کے خلاف کوئی فیصلہ کر لیتے ہیں۔ تو یہ ان کا اور یہودیوں کا معاملہ ہے۔ ہمیں اس میں مداخلت کی ضرورت نہیں۔ اگر اس کے بعد نئے عہد نامہ کے تازہ ایڈیشن میں کوئی تبدیلی ہوئی۔ تو ہم اس کا بھی مطالعہ کر لیں گے۔ ہم تو طرح طرح کی انجیلیں پڑھنے کے کچھ عادی سے ہوگئے ہیں۔

"انجیل میں ہے کہ جب تُو دعا مانگے تو اپنی کوٹھڑی میں جا مگر قرآن سکھاتا ہے کہ اپنی دعا کو ہر ایک موقعہ پر پوشیدہ مت کرو بلکہ لوگوں کے روبرو اور اپنے بھائیوں کے مجمع کے ساتھ بھی کھلی کھلی طور پر دعا کیا کرو۔ تا اگر کوئی دعا منظور ہو تو اس مجمع کے لئے ایمان کی ترقی کا موجب ہو اور تا دوسرے لوگ بھی دعا میں رغبت کریں۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۰)

انجامِ گلستاں کیا ہوگا؟

سنت رام بی۔ اے

(منقول از روزنامہ پرتاپ جالندھر بحوالہ بدر قادیان)

بھوک، جہالت، لاعلمی، روگ شوک وغیرہ چیزیں راشٹر کے لئے دکھ دائیک ہیں مگر ایک اور چیز ایسی ہے، جو راشٹر کو تباہ ہی کر ڈالتی ہے۔ اور وہ ہے گھر کی پھوٹ جب مغرب سے مسلمانوں نے بھارت پر حملہ کیا۔ اس وقت بھارت میں خوراک اور کپڑے کی کوئی کمی نہ تھی جتنے وِدوان پنڈت ہندوؤں میں تھے۔ ان کا سواں حصہ مغلوں اور تاتاریوں میں نہ تھا۔ ہمارے کشتریوں جیسے لڑاکے اور جان کو ہتھیلی پر رکھ کر لڑائی میں کودنے والے بہادر ان میں نہیں تھے۔ پھر بھی بھارت ان کا غلام بننے سے نہ بچ سکا۔ یہ غلامی بھی کوئی پانچ دس برس کی نہیں تھی بلکہ صدیوں کی تھی۔ اس کا مول کارن ہندوؤں کی اندرونی پھوٹ ہی تھا۔ گھر کی پھوٹ ہی سے لنکا کا ناش ہوا اور مہابھارت کی تباہ کن جنگ ہوئی۔

بھارت کی پھوٹ کے معنے صرف یہ سمجھنا کہ اس کے چھوٹے چھوٹے راجواڑے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے غلط ہے ہندوؤں کی پھوٹ اس سے کہیں گہری ہے۔ ان کی بے شمار چھوٹی چھوٹی ذاتیں اور اُپ ذاتیں کھان پان اور بیاہ شادیوں کے اعتبار سے ایک دوسرے سے اتنی الگ تھیں اور اب بھی ہیں۔ جتنا کہ روس امریکہ سے یا ایران جرمنی سے ہے۔ وہ کبھی محسوس ہی نہیں کر پاتیں کہ ہم سب ایک راشٹر یا قوم ہیں۔ ایک ہندو اچھوت کبھی اپنے آپ کو ایک براہمن یا راجپوت کا راشٹر بندھو یا ملکی بھائی محسوس ہی نہیں کر پاتا۔

سر ہفلیڈ فلز بہت دنوں تک بنگال کے گورنر رہ چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مختلف ورنوں اور اُپ ورنوں کو ہمیشہ سے ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ رنگ روپ شکل و شباہت اور بود و باش کی رو سے آپس میں کچھ بھی مشابہت نہیں دوسرے ممالک کی مانند یہ امیر اور غریب کا شہر اور گاؤں کا مالک اور نوکر کا سوال نہیں۔ ان کا فرق تو اس سے کہیں زیادہ گہرا ہے۔ کسی ایک ضلع یا شہر کو لے لیجئے وہاں کے لوگوں کو دیکھ کر آپ کو ایسا نہیں جان پڑے گا کہ وہ سب ایک ہی راشٹر کے ہیں۔ یہ آپ کو مختلف راشٹروں (قوموں) کا بلکہ نوع انسان کی مختلف نسلوں کا مجموعہ معلوم ہونگے۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ نہ کھاتے پیتے ہیں اور نہ بیاہ شادی کرتے ہیں۔ اور جن کی دنیا صرف ان کی اپنی ہی چھوٹی سی برادری ہے۔ اس میں کچھ بھی مبالغہ نہ ہوگا اگر ہم کہیں کہ جاتی بھید نے بھارت کے باشندوں کو دو ہزار سے بھی زیادہ قوموں میں بانٹ رکھا ہے۔ ان قوموں کا آپس میں اس سے بڑھ کر تعلق نہیں جتنا کہ چڑیا گھر کے چرندوں اور پرندوں کا آپس میں ہوتا ہے۔

جو ملک مجلسی طور پر اس طرح چھوٹی چھوٹی جاتیوں اور اُپ جاتیوں میں اور سیاسی طور پر بے شمار چھوٹی چھوٹی جاتیوں میں منقسم تھا۔ اس کی قسمت میں پہلے ہی طاقتور حملہ آور کے سامنے شکست کھا جانا بالکل یقینی تھا۔ یہ حملہ آور اسلام تھا۔ اسلام کا سدھانت یا اصول یہ ہے کہ سب مومن بھائی ہیں۔ اسی نے اچھوتوں اور نیچ ورن والوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو کشش کیا۔ اسلام قبول کر لینے پر ان لوگوں کا درجہ حکمرانوں کے برابر ہو جاتا تھا۔ بھارت کے مسلمانوں کی تعداد اتنی زیادہ ہونے کی وجہ یہی ہے۔ یہ زیادہ تر ان ہندوؤں کی اولاد ہیں جنہوں نے مختلف زمانوں میں اسلام دھرم قبول کیا تھا۔

لاہور سے زمزم نامی ایک اخبار نکلا کرتا تھا۔ وہ لیگی مسلمانوں کا نہیں نیشنلسٹ مسلمانوں کا تھا اس نے اپنے فروری ۱۹۴۷ء کے ایک پرچہ میں لکھا تھا کہ پاکستان مسلم لیگ کا نصب العین اسی لئے بنا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کا مجلسی بائیکاٹ کیا۔ اور صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اسے ہوش نہ آیا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

بھارت کے مسلمانوں کا ہندوؤں کی نسبت غیر ملکی مسلمانوں کو اپنے زیادہ قریب اور بھائی سمجھنے کی وجہ بھی خود ہندوؤں کا اپنا سلوک ہی ہے۔ سورن یا اونچی ذات کے ہندوؤں کو حیرانی ہوتی ہے کہ جب ہم اچھوتوں سے روٹی بیٹی کا تعلق رکھنا تو دور رہا۔ ان کو چھوتے تک نہیں اور تب بھی وہ اچھوت بُرا نہیں مانتے۔ تو پھر مسلمان کیوں بُرا مانتے ہیں۔ بات حقیقت میں یہ ہے کہ ورن ویوستھا نے جس کا دوسرا نام جات پات ہے۔ ہزاروں برسوں سے شودروں اور اچھوتوں کو سورنوں یعنی اونچی جاتیوں کا غلام بنا رکھا ہے اور اس لمبے عرصہ کی غلامی نے جونک بن کر شودروں سے وہ انسانی وقار چوس لیا ہے جس کے بغیر یہ زندگی دوبھر معلوم ہونے لگتی ہے اور انسان حیوان کی مانند ہو جاتا ہے کسی ان پڑھ اور مورکھ آدمی کو آپ چاہے گالی دیں یا تھپڑ بھی لگا دیں وہ اتنا بُرا نہیں مانے گا اور برداشت کرے گا۔ مگر خوددار انسان معمولی سا بے عزتی کا لفظ بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ آج بھارت سرکار اور ہندو اچھوتوں کے دکھ کی وجہ ان کی مفلسی اور ان کا ان پڑھ ہونا سمجھتے ہیں۔ اسی لئے سرکار ان کو تعلیم اور سرکاری نوکریوں میں خاص مراعات دے کر ان کا منہ بند کرنا چاہتی ہے۔ لیکن بیماری کی یہ تشخیص غلط ہے مفلسی اور لاعلمی تو براہمنوں اور راجپوتوں میں بھی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ایک مفلس اور گھاس کھود کر گزارہ کرنے والا براہمن جس طرح سماج میں سر اٹھا کر اور سینہ تان کر چلتا ہے۔ اس طرح ایک ہریجن نہیں چل سکتا۔ حالانکہ مفلسی کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ جات پات کے کارن اچھوتوں کو قدم قدم پر جو حقارت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ وہ مفلسی سے کہیں زیادہ دکھ دینے والی ہے۔ اسی لئے ہر ایک ہندو اپنے آپ کو براہمن یا کشتریہ کہلانا چاہتا ہے۔ وجہ یہ کہ ہندو سماج میں اوصاف اور اخلاق کی نہیں۔ محض جنم کی جات کی قدر ہے تلسی داس کہہ گئے ہیں۔

پوجیئے اپر شیل گن ہینا
شودر نہ گن گن گیان پربینا

یعنی براہمن میں کوئی نیک صفت اور اچھا اخلاق نہ بھی ہو۔ تب بھی اس کی پوجا کرنی چاہیئے شودر میں چاہے کتنے ہی نیک اوصاف اور علمیت ہو اس کی پوجا نہیں ہونی چاہیئے پھر یہ نیچ ورن بھی کون کون ہیں۔ سنیئے۔ ویاس سمرتی کیا کہتی ہے۔

بڑھئی۔ نائی۔ گوالے۔ کمہار۔ بنیئے۔ کوات۔ کائستھ۔ مالی۔ بھنگی اور چنڈال۔ یہ سب نیچ کہلاتے ہیں۔ ان پر نظر پڑ جائے تو سورج کا درشن کرنا چاہیئے اور ان سے بات چیت کرنے کے بعد نہانا چاہیئے۔ تب دوج جاتی آدمی شدھ ہوتا ہے۔

کوئی بھی سمجھدار اور انصاف پسند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ایسے ہندو سماج کو اچھوت اور شودر سمجھے جانے والے لوگ کیسے پسند کر سکتے ہیں۔ اچھوت لوگ جب تک کمزور اور ان پڑھ تھے تب تک وہ مجلسی حقارت برداشت کرتے رہے۔ اب تعلیم یافتہ اچھوت ہندو سماج سے دور بھاگنے لگے ہیں۔

میرے ایک متر جاتی سے چمار ہیں۔ وہ بھارت سرکار کے ایک محکمہ میں کوئی ایک ہزار روپیہ ماہوار لے رہے ہیں۔ ان کی ایک بیٹی ایم۔ اے پاس کوئی تین سو روپے ماہوار پر نوکر ہے ان کی بیوی نے مجھ سے اپنی بیٹی کے لئے کوئی یوگیہ ور بتانے کو کہا۔ میں نے ایک ذات پات نہ ماننے والا ایم۔ اے پاس پروفیسر نوجوان بتایا۔ جب لڑکی کے باپ کو معلوم ہوا کہ نوجوان ذات اگروال بنیا ہے تو وہ بہت بگڑے۔ انہوں نے مجھ کو جو خط لکھا۔ اس کا کچھ حصہ آگے دیا جاتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ اونچی جات والوں کے خلاف ان کے دل میں کیسی ناراضگی کا جذبہ بھرا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"بات یہ ہے کہ ہندو سماج کئی جاتیوں اور اُپ جاتیوں کا مجموعہ ہوتے ہوئے بھی اب ہریجن ہندو اور سورن یا غیر ہریجن ہندو ان دو حصوں میں منقسم ہے۔ سورن ہندوؤں کی مانند ہریجنوں میں بھی کئی جاتیاں اُپ جاتیاں ہیں۔ جن کا آپس میں کھان پان بیاہ شادی یا دوسرا کوئی مجلسی تعلق نہیں ہے ان میں بھی سورن ہندوؤں کی مانند وہ اونچ نیچ کی دیواریں قائم ہیں۔ میری کوشش ہے کہ میں اپنی برادری سے باہر کسی دوسری برادری میں رشتہ کروں۔ سورن سماج سے مجھے بہت نفرت ہے۔ میرا پورا وشواش ہے کہ جب تک ہندو تہذیب کا وہ لٹریچر جس میں چار ورنوں کی عظمت دکھائی گئی ہے تباہ نہیں ہوتا تب تک یہ سچے انسان نہیں بنیں گے۔ پیاز کے چھلکے کی مانند ان میں اونچ نیچ۔ جات پات بڑے چھوٹے کا جذبہ کبھی ہٹ نہیں سکتا۔ ایک ہندو بچہ ماں کے پیٹ سے کوئی پکا اثر ساتھ لاتا ہے تو وہ ہے اونچ نیچ کا جذبہ۔ اگر اس تاثر میں کچھ کمی رہ جائے تو اسے ہندو ماتا اپنا دودھ پلا کر پکا کر دیتی ہے۔ ایسے نیچ سماج کو میں اپنی بیٹی جو سوشیل، سُندر، گن وتی، تندرست اور ایم اے پاس ہے اور اس کے ساتھ ہی تین سو روپیہ ماہوار پر ملازم ہے کُڑھ کُڑھ کر مرنے اور طعنے سننے کے لئے دیدوں! یہ پاپ میں تین کال میں بھی نہیں کر سکتا۔ اچھوتوں میں مجھے اچھے ور ملنے کی آشا ہے اگر دُور بھاگیہ سے ایسا نہ ہُوا تو میں اپنی بیٹی کو کسی عیسائی یا مسلمان نوجوان کے ساتھ شادی کرنے کی صلاح دوں گا۔ لیکن کسی قیمت پر بھی اس انسانیت سے گرے انسانی مجموعہ میں۔ جسے سورن ہندو کہا جاتا ہے نہیں دوں گا۔ اچھوت کا گنگا اشنان، شاستری کی ڈگریاں۔ نیک چال چلن۔ مجلسی اور مالی حیثیت سورن ہندو کے دل سے چھوٹے بڑے اور جات کجات کی بھاونا دور نہیں کر سکتی۔ چھوت کی بیماری سے بھارت کا اچھوت بھی نہیں بچ سکا۔ جیسے

جسے بچانے کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہے"۔

شاستری جی کا پتر پڑھکر میں نے انہیں لکھا کہ لڑکا ورڈھ آریہ سماجی ہے۔ ان میں نے اسے کنیا کے اچھوت ہونے کی بات بتا رکھی ہے۔ آپ صرف اسی وجہ سے اسے منظور نہ کیجئے۔ اس پر انہوں نے اپنے ۵ر نومبر ۱۹۶۴ء کے خط میں لکھا ہے:۔

"آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ لڑکا اگروال بنیا ہے اور اسے بتا دیا گیا ہے کہ لڑکی نام نہاد اچھوت جاتی کی ہے۔ ویسے ہندو دھرم شاستر میں سورن چنڈال کنیا کو بیوہ کے طور پر قبول کرنا ممنوع نہیں ہے اس لئے اگر کسی بنیے نوجوان کو سندری، تندرست اور تعلیمافتہ لڑکی مل جائے بھلے ہی وہ اچھوت یا شودر ہو، تو یہ نہ ہندو شاستر کے خلاف ہے اور نہ نیتی کے۔ لڑکی کا گوتر تو پتی کا ہو جاتا ہے مگر لڑکی کے ماتا پتا تو اچھوت ہی رہیں گے۔ لڑکا تو شاید طعنہ بازی نہ کرے، لیکن خاندان کے دوسرے لوگوں اور برادری والوں کے زہر آلودہ الاہنوں کا شکار وہ لڑکی ہمیشہ بنی رہے گی۔ میں نے شریمتی لیلہ وتی ملشی کو بھی پوچھا تھا کہ آپ کو برہمن سماج میں بنیا ہونے پر طعنہ تو نہیں سننا پڑتا ہے؟ تو وہ بولیں "خوب سننا پڑتا ہے" چور کو مارنے کی بجائے چور کی ماں کو ماریئے جو چور پیدا کر رہی ہے وہ چور کی ماں ہے ہمارا دھارمک ساہتیہ۔ جسے ہندو سنسکرتی کی بنیاد مانا جاتا ہے۔ ان دھارمک گرنتھوں کو ملیامیٹ کیجئے۔ تب جا کر کہیں پچاس برس بعد ہندوؤں کا دماغ اس جات پات اور اونچ نیچ کی بیماری سے چھٹکارا پا سکے گا۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ نصف صدی میں میرا پریوار جو شروع سے ہی ہندو تھا۔ آریہ سماج میں شامل ہوا۔ ہم نے ۱۹۱۴ء میں آریہ سماجی بننے پر مار کھائی۔ آریہ سماج کے پرچار میں آ کر اپنا صدیوں کا آبائی پیشہ چھوڑ دیا۔ خاندان کے سبھی ممبروں کو تعلیم یافتہ کیا۔ اپنی مالی، کلچرل اور مجلسی سطح کسی بھی اوسط درجے کے ہندو سے نیچے نہیں رہنے دی۔ لیکن آج بھی میں اچھوت ہوں اور میری بیٹی اچھوت لڑکی ہے۔ ایک چمار مذہبی کا لڑکا مسلمان بنکر بھارت کے مسلمانوں کا لیڈر مان لیا گیا۔ لیکن ہندو دھرم کے ساتھ چمٹ رہنے والا دوسرا ودوان شخص آج بھی نام نہاد اچھوت ہے۔ اور جب تک ہندو دھرم یا ہندو سنسکرتی زندہ رہے گی اچھوت ہی رہے گا۔"

شاستری جی کی چھٹی میں جذباتی جوش تو ہے مگر سچائی بھی کچھ کم نہیں۔

ایک اور واقعہ سُنئے۔ جالندھر میں میرے ایک متر ہیں۔ جنم سے براہمن اور پکے آریہ سماجی۔ ان کا حال ہی میں خط آیا کہ میں نے پُتری چندر کلا کے لئے دہلی میں ایک کھتری لڑکا ڈھونڈا تھا مگر لڑکے نے براہمن لڑکی سے بیاہ کرنے سے انکار کر دیا۔

اسی طرح لکھنؤ میں میرے ایک پریمی نوجوان ہیں۔ وہ جات پات کے کٹر مخالف ہیں۔ وہ اچھوت نہیں پھر بھی سورن ہندوؤں کے بہت خلاف ہیں۔ میں نے انہیں لکھا کہ جن براہمنوں سے آپ جلتے ہیں ان میں بھی کئی اتنے فراخدل اور اونچ نیچ پر مبنی جات پات کے اتنے مخالف ہیں کہ انہوں نے اپنے لڑکے اور لڑکیاں اچھوتوں کے ساتھ بیاہی ہیں تو انہوں نے سب سورنوں کو شودروں کا خون چوسنے والے دوسروں کا اناج کھانے والا بتایا۔

ان چھٹیوں میں ایکدوسرے پر لگائے گئے الزام کہاں تک مبنی بر انصاف ہیں اس کا فیصلہ تو ناظرین ہی کریں گے۔ مگر مجھے تو ایسے ہندو سماج کے مستقبل کی فکر ہونے لگتی ہے۔ جس میں سب ایک دوسرے کو شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جس میں برابری اور بھائی پن کی اتنی بھاری کمی ہے۔

میں سوچتا ہوں کہ انجام گلستاں کیا ہوگا؟ کوئی راشٹر روٹی کپڑے یا ہتھیاروں کی کمی سے دوسروں کا غلام نہیں ہوا۔ اکیس میں سے انیس تہذیبوں کی تباہی ان کی اپنی اندرونی پھوٹ کے باعث ہی ہوئی ہے۔ اور جات پات سے بڑھکر خوفناک دوسری کوئی پھوٹ نہیں۔

مگر افسوس ہے کہ نہ تو بھارت سرکار اور نہ خود ہندو ہی اپنی اس پرانی بیماری کو دُور کرنے کی کوشش کرتے دکھائی پڑتے ہیں۔

(روزنامہ پرتاپ جالندھر مورخہ ۵ار فروری ۱۹۶۵ء ص ۵ د ۲)

مجالسِ خدّام الاحمدیّہ کی مساعی کا جائزہ

مجالس خدام الاحمدیہ اپنی مساعی کی جو رپورٹ مرکز میں ہر ماہ بھجواتی ہیں۔ اُن کی مدد سے ذیل میں ایک ماہ کی کارکردگی کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔ یہ ماہ دسمبر ۱۹۶۴ء کی کارکردگی کا خلاصہ ہے۔ لیکن یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ امداد و شمار صرف اُن مجالس کی رپورٹوں سے مرتب کئے گئے ہیں جنہوں نے معین رنگ میں مجلس میں اپنی رپورٹ ارسال کی۔ مجالس اپنے ہاں اس سے بہت زیادہ کام کرتی ہیں لیکن رپورٹ نہ بھجوانے یا معین رنگ میں اطلاع نہ دینے کی وجہ سے اُن کی مساعی سے اطلاع نہیں ہوتی قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مجالس کی رپورٹ معین صورت میں بروقت مرکز میں ارسال فرمایا کریں۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعتماد

دورانِ ماہ مجالس عاملہ کے ۱۴۶ اور مجالس عامہ کے ۵۳ اجلاس منعقد ہوئے۔

وقارِ عمل

کُل ۱۴۴ مرتبہ خدام نے اجتماعی طور پر وقار عمل کیا۔ ۴۶۳۴ خدام نے شرکت کی اور ۲۸۸ گھنٹے کام کیا۔ خصوصی کام یہ تھے۔ ربوہ میں یوم صفائی منایا گیا۔ واہ کینٹ کے خدام نے مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں بلیس ہزار مکعب فٹ مٹی ڈالی۔ گوکھوال ضلع لائلپور میں تین ایکڑ زمین کو ہموار کیا گیا۔

تعلیم

دورانِ ماہ ۶۵۴ خدام کو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا، ۱۶ خدام کو قرآن کریم باترجمہ اور ۳۴ خدام کو نماز باترجمہ سکھائی گئی۔ ۳۹ افراد کو عام لکھنا پڑھنا اور دستخط کرنا سکھائے گئے۔ مجالس کے ہاں جو لائبریریاں ہیں اُن میں ۵۰ کتب کا اضافہ ہوا۔ اور عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۹۵ افراد نے لائبریریوں سے استفادہ کیا۔

اصلاح وارشاد

۵۹۶ خدام نے غیر از جماعت افراد تک پیغامِ حق پہنچانے کیلئے وقت دیا۔ ۲۰۵ خدام نے اسی نیک غرض کیلئے پورا ایک ایک دن وقف کیا۔ اس سلسلے میں خدام نے ۹۸۷۳ کی تعداد میں کتابچے اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ ۲۳۷ خطوط لکھے اور ۱۹۲۴ افراد سے مل کر مذہبی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ خدام کی ان مساعی کے نتیجے میں تیرہ افراد کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ حج سکیم میں ۳۱ افراد کو شامل کیا گیا۔ جیکب آباد کی مجلس نے وہاں پر منعقد ہونے والی صنعتی نمائش کے موقع پر ایک احمدیہ مسلم بک سٹال لگایا۔

خدمتِ خلق

خدام کو بالعموم بنی نوع انسان سے ہمدردی کی تلقین کی جاتی ہے اور خدا کے فضل سے خدام میں یہ جذبہ بسرعت ترقی پذیر ہے۔ اس ماہ ۶۴۷ غرباء اور مستحق افراد کی مدد کیگئی خدام نے انفرادی اور اجتماعی طور پر مبلغ ۱۳۹۷/۸۷ روپے کی رقم نقد امداد کے طور پر مستحقین میں تقسیم کی۔ ضرورتمند احباب کو ایکہزار نوسو اٹھارہ (۱۹۱۸/-) روپے قرضہ حسنہ کے طور پر دیئے گئے۔ پانچ سو بارہ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ۱۶۴ بھوکے افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ ۳۹۵۷ مریضوں کو مفت دوائی دی گئی۔ اور مناسب علاج کیا گیا۔ ۳۴ افراد کو روزگار تلاش کرنے میں مدد دی گئی۔ اور ۲۲ افراد کے لئے ملازمت مہیا کی گئی۔ نادار لوگوں میں ۱۵۵ سیر آٹا اور ۲۰ سیر گندم تقسیم کی گئی۔ اسی طرح ایک ہزار اٹھائیس مختلف نوعیت کے پارچات بھی بطور امداد دیئے گئے۔ ۱۱۶ افراد کو مختلف مواقع پر اُن کا بوجھ اٹھانے میں مدد دی گئی۔ ۲۶۳ افراد کو راستہ بتا کر راہنمائی کی گئی۔ اور ۱۹۷ مسافروں کو اُن کا بوجھ اُٹھا کر یا بعض اوقات انہیں خود سائیکل پر بٹھا کر منزل مقصود تک پہنچا یا گیا۔ ۱۴۱ خطوط یا درخواستیں بلامعاوضہ لکھکر یا ٹائپ کر کے دی گئیں۔ ۹ گمشدہ بچوں کو اُن کے والدین تک پہنچایا گیا۔ ۸ خاندانوں کو رہائش کیلئے مکان تلاش کر کے دیا گیا۔ راستہ سے ۳۹۰ نقصان دینے والی اشیاء کو ہٹایا گیا۔ ایک گاؤں کے خدام نے ایک کنوئیں کی بڑی محنت سے مکمل صفائی کی۔ ۵۰۰۰ مسافروں کو پانی پلایا گیا۔ ۱۸۵ مریضوں کو مفت ٹیکے لگائے گئے۔ لاٹھیانوالہ چک ۹۴ ضلع لائلپور کی مجلس کے ۱۳ خدام نے خود بھوکے رہ کر اپنا کھانا غریب لوگوں کو کھلایا۔ ۱۷۶ خدام نے مختلف مواقع پر بسوں میں اپنی جگہ دوسرے مسافروں کو بیٹھنے کے لئے پیش کی۔ حیدر آباد کے ۲ خدام نے ایک مریض کی جان بچانے کے لئے خون بطور عطیہ دیکر انسانی ہمدردی کی شاندار مثال پیش کی۔

*

رعائتی قیمت پر تشحیذ الاذہان خریدنے والوں کے لئے ایک ضروری اعلان

مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ کے اعلان کے نتیجہ میں جن احباب نے بھی رسالہ تشحیذ الاذہان کا رعایتی چندہ مبلغ تین روپے بھجوا دیا تھا ان تمام کے نام رسالہ جاری کر دیا گیا ہے۔ بعض احباب کو فروری ۱۹۶۵ء سے اور بقیہ احباب کو مارچ ۱۹۶۵ء سے۔ رعایتی قیمت بھجوانے والے جن احباب کو ۲۰ر مارچ تک رسالہ تشحیذ الاذہان نہ ملے وہ فوری طور پر شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں تا کہ ان کے نام رسالہ جاری کیا جا سکے۔ یہ اطلاع ۳۱ر مارچ سے قبل پہنچ جانی ضروری ہے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی سال رواں کی ۱۸ر جنوری تک کی وصولیوں کا نقشہ اسی وقت تیار کرکے اشاعت کے لئے بھجوا دیا گیا تھا۔ لیکن اس کے شائع ہونے میں بہت دیر ہوگئی۔ لہٰذا اب ۱۳ر مارچ تک کی وصولیوں کا نقشہ شایع کیا جا رہا ہے۔ تا احباب کو اپنے چندوں کی تازہ ترین صورت حال کا علم ہو جائے۔

اب صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں بمشکل ڈیڑھ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اس عرصہ میں ان چندوں کی وصولی کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ یہ وصولیاں صرف سال رواں کے بجٹ کی نسبت سے دکھائی گئی ہیں۔ جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقاؤں کی ادائیگی کے لئے زیادہ محنت اور کوشش کرنی چاہیئے۔

جن جماعتوں کے ناموں پر یہ ⋇ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی نہیں ملے۔ اور جن پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے بجٹ زیر پڑتال ہیں۔ لہٰذا ان کے مندرجہ ذیل امداد وشمار محض اندازہ سمجھے جائیں۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
	ا۔ جن جماعتوں کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ سے زائد ہے						
۱	کراچی (تمام حلقہ جات)	۸۱	۵۵	۲	لاہور (تمام حلقہ جات)	۷۲	۴۲
۳	راولپنڈی ⊗	۵۸	۱۸				
۱	نواب شاہ	۸۶	۹۳	۲	مزنگ لاہور	۹۱	۸۵
۳	ملتان چھاؤنی	۸۸	۷۸	۴	ماڈل ٹاؤن (لاہور) ⋇	۱۰۰	۶۳
۵	کنری	۸۱	۷۶	۶	سرگودھا شہر	۸۳	۶۰
۷	اسلامیہ پارک (لاہور)	۱۰۰	۴۲	۸	سول لائن (لاہور) ⊗	۸۹	۵۲
۹	ربوہ (تمام حلقہ جات)	۷۹	۵۸	۱۰	شیخوپورہ	۷۰	۶۷
۱۱	سمن آباد (لاہور)	۸۱	۵۱	۱۲	لائلپور شہر	۶۶	۵۶
۱۳	منٹگمری	۶۶	۴۸	۱۴	گجرات	۵۶	۵۷
۱۵	سلطان پورہ (لاہور)	۶۸	۴۵	۱۶	جھنگ صدر (مگھیانہ)	۵۰	۶۱
۱۷	مردان	۵۹	۵۱	۱۸	پشاور	۷۱	۳۸
۱۹	ملتان شہر	۵۸	۴۱	۲۰	لاہور چھاؤنی	۷۰	۲۸
۲۱	کوئٹہ	۴۳	۳۴	۲۲	سیالکوٹ شہر	۵۲	۳۹
۲۳	گوجرانوالہ	۵۲	۳۹	۲۴	حیدرآباد	۵۹	۲۷
۲۵	سنت نگر (لاہور)	۵۴	۱۹	۲۶	گنج مغلپورہ (لاہور)	۴۵	۲۳
۲۷	واہ کینٹ	۳۸	۲۶	۲۸	کھاریاں	۲۷	۳۴
۲۹	ڈھاکہ	۳۰	۱۶	۳۰	چٹاگانگ	۳۴	۱۲
۳۱	سیالکوٹ چھاؤنی	۳۳	۹	۳۲	بہاولپور	۳۲	۷

بجٹ فارم انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا مالی سال شروع ہوئے تیسرا ماہ گزر رہا ہے۔ ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے بجٹ فارم مکمل ہوکر واپس نہیں آئے۔ مجالس توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت:۔ ہمیں ربوہ میں اپنی آٹا مشین پر ایک کاریگر کی ضرورت ہے۔ جسے معقول تنخواہ دی جائے گی۔ ضرورت مند مندرجہ ذیل پتے پر ملیں۔ (چوہدری محمد عیسیٰ معرفت عبدالغنی صاحب دکاندار گراسی پلاٹ دارالرحمت ربوہ)

متائل مجاہدین تحریک جدید کے لئے

امام وقت کا انتباہ

(ارشادات سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود)

۱۔ "اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"۔

۲۔ "وہ شخص جو کہ گذشتہ سالوں میں حصہ لیتا رہا اگر اس کو گیارہویں سال میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ملتی تو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کی پہلی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ ورنہ اب اس سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے معنے یہ ہیں کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے"۔

۳۔ "جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا اس کیا یہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ آئندہ بڑی قربانیوں کو پورا کر سکے گا"۔

۴۔ "میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں ہاں تم پر اس کا یہ فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے"۔

۵۔ "ہر وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے۔ جس طرح کل کا کھایا ہوا آج کام نہیں آتا اسی طرح پچھلی قربانیاں آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں"۔

۶۔ "پس یاد رکھو وہ زندگی جو خدا کے لئے خرچ کرتے ہو۔ وہی تمہاری زندگی ہے۔ جو تم اپنے نفس کے لئے خرچ کرتے ہو وہ ضائع چلی گئی"۔

۷۔ "جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں یہ ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کی اہلیہ صاحبہ اور بچے کافی دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں (عبدالرشید کارکن ریسرچ)
- خاکسار کے والد چوہدری فضل قادر صاحب کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (منظور احمد سٹور کیپر فضل عمر ریسرچ ربوہ)
- میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ دو ماہ سے بخار بیمار ہیں۔ (سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ گوجرانوالہ)
- خاکسار کا بچہ ٹیفائیڈ سے بیمار ہے۔ (خاکسار امیر حمزہ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

الفضل کا خاص نمبر

الفضل کا ایک خاص نمبر "یوم مسیح موعود" کی مبارک تقریب پر شائع کیا جا رہا ہے۔ جس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی وہ مبسوط تقریر یکجائی صورت میں شائع کی جا رہی ہے جو آپ نے اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر فرمائی تھی۔ جو جماعتیں یا احباب یا ایجنٹ حضرات اس خاص نمبر کی زائد کاپیاں خرید کرنا چاہیں وہ دفتر الفضل کو ۲۵ر مارچ تک مطلع فرمادیں۔ یہ خاص نمبر ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کی قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ہوگی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۶۳۱ مہر دین ولد جیون بخش صاحب قوم تیم پیشہ مدی ساز عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء دارالصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت یک صد ستر روپے نقد ہے۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ دری کے ذریعہ سے ۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی جائداد ۱۷۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا مہر دین۔ گواہ شد محمد سلیم ولد نور محمد صاحب صحابی سیکرٹری مال دارالصدر غربی الف ربوہ ۲۲/۱/۶۵ گواہ شد محمد شریف سیکرٹری وصایا ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب دارالصدر غربی۔ الف۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۶۶۳۲:- میں جیونی بیوہ دین محمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء چک ۲۰۰ ڈاکخانہ ۱۹۹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے خاوند کو فوت ہوئے قریباً ۲۹ سال ہوگئے ہیں مہر مبلغ ۳۲/- روپے تھا جو میں نے اپنے میاں کو معاف کر دیا تھا اس وقت

میرے پاس ۲۰۰/- روپے نقد ہیں۔ میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کردوں گی اس کے علاوہ بوقت وفات اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا جیونی گواہ شد۔ جلال الدین ولد عبد القادر صاحب کشمیری مرحوم۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ ۱۱/۲/۶۵ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور۔ انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۶۶۳۳:- میں زبیدہ بنت چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم جٹ لنگڑیال پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ککرالی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت ایک جوڑی طلائی کانٹے اور دو عدد طلائی انگوٹھیاں کل مجموعی وزن ایک تولہ ۹ ماشے ہے جس کی مالیت بحساب ۱۳۰/- روپے فی تولہ ۲۲۷٫۵۰ روپے ہے میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد پیدا ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ۔ زبیدہ بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری فضل احمد بقلم خود۔ نائب ناظر تعلیم۔ گواہ شد۔ علی اکبر نائب ناظر تعلیم ربوہ

شفا میڈیکو سب ایجنسیاں

ہم نے مغربی جرمنی کی بعض بہت بڑی بڑی انگریزی دوا ساز کمپنیوں کی جو کہ انگریزی ادویات اور دیگر ہسپتالوں میں استعمال ہونے والے آلات کی ایجنسیاں حاصل کی ہیں۔ مال کی مانگ کافی ہے اور بہت مقبول ہے چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ اور سب ایجنسیاں مقرر کریں۔ اس غرض کے لئے جو فرمیں یا اصحاب دلچسپی رکھتے ہوں وہ ہم کو فوری طور پر اطلاع دیں۔ خواہشمند اصحاب رابطہ قائم کرنے سے قبل مندرجہ ذیل امور پر غور فرمالیں۔

۱۔ اپنے شہر میں ادویات وغیرہ کا ان کو سٹاک حاضر رکھنا ضروری ہوگا اور اس غرض کے لئے ان کے پاس درمیانے درجہ کے شہر کے لئے کم از کم دس سے پندرہ ہزار روپیہ اور بڑے شہر کے لئے قریباً ۳۰ ہزار روپیہ کا سٹاک رکھنے کی مالی استطاعت ہونی چاہیئے۔

۲۔ مال سٹاک کرنے کے لئے جگہ اور گودام کا بندوبست ضروری ہے اور فون ہو تو بہتر ہوگا۔

۳۔ ہم اپنی سب ایجنسیوں کا اعلان اخبارات میں کریں گے

۴۔ سب ایجنسیوں کے متعلق فیصلہ ۳۱ مارچ تک لازماً کر دیا جائے گا۔ اس لئے جو اصحاب دلچسپی رکھتے ہوں وہ فوری طور پر ہم سے رابطہ قائم کریں!

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور فون ۶۳۶۹۳

فوری ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کے خواہشمند احباب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظامت جائداد صدر انجمن احمدیہ میں ایک آسامی مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی خالی ہے جس کو پُر کرنے کے لئے درخواستیں درکار ہیں۔

صحتمند مخلص احمدی ریٹائرڈ نائب تحصیلدار۔ گرداور۔ قانون گو H.O.7 یافتہ احباب اس آسامی کے لئے مع تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ متعلقہ اپنی درخواستیں نظامت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں جلد بھجوادیں۔

(خاکسار غلام محمد اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

دیہاتی احباب کیلئے خوشخبری

تبلیغی ڈھولے بنام "حب ڈھولے" الکابلی ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ ہدیہ ۲۵ پیسے نیز قادیان سے ملنے والی تمام قدیم نایاب کتب بھی مل سکتی ہیں مع فہرست کتب طلب کریں فوٹو سیٹ مع میناد ۲/- روپے۔ عبد العزیز معرفت ظہور احمد صاحب ڈرائنگ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول۔ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے اور آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (نور احمد خاں منشی صدر انجمن احمدیہ)

ہر احمدی یہ اقرار کرے کہ وہ صرف ایک سالن استعمال کرے گا

احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم ہدایت

سادہ زندگی کے مطالبہ پر عمل کرنے کے لئے سب سے پہلے جس چیز کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ ہمارے ہاں کھانے میں تکلفات اور بے جا اسراف ہے یہ درست ہے کہ غریبوں کے ہاں ایسا نہیں ہوتا۔ لیکن امیروں کے ہاں بعض اوقات ایک ایک وقت کے کھانے پر اتنی رقم خرچ ہو جاتی ہے جو کئی روز کی خوراک کے لئے کافی ہو سکتی ہے اور پھر وہ کھانے ضائع چلے جاتے ہیں۔ اس مطالبہ کے مخاطب دراصل امیر لوگ ہی ہیں۔ جن کی ذراسی توجہ سے ہزارہا روپے کی بچت ہو سکتی ہے۔ ملک و جماعت جب مشکل حالات سے دوچار ہو تو تکلفات کی قربانی ناگزیر ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارہ میں اسلام کے وضع کردہ اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنی کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو۔ یعنی جب معلوم ہو کہ کھانا پینا حد سے آگے بڑھ گیا ہے یا یہ کہ جب زمانہ زیادہ قربانی کا مطالبہ کرے تو اس وقت فوراً اپنے خرچ میں کمی کر دو۔" (خطبہ جمعہ ۲۲ نومبر ۳۴ء)

حضور اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خوف و خطر کا زمانہ تھا۔ اس وقت جو آپ نے مسلمانوں کو احکام دیئے تھے۔ ہم اُن سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کا اپنا طریق بھی یہ تھا اور ہدایت بھی آپ نے یہ کر رکھی تھی کہ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کئے جائیں اور اس پر اتنا زور دیتے تھے کہ بعض صحابہؓ نے اس میں غلو کر لیا۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے سامنے سرکہ اور نمک رکھا گیا تو آپ نے فرمایا دو کھانے کیوں رکھے گئے ہیں جب کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھانے کا حکم دیا ہے۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ دو نہیں بلکہ دونوں مل کر ایک سالن ہوتا ہے مگر آپ نے کہا نہیں یہ دو ہیں۔ اگرچہ آپ کا یہ فعل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبہ کی وجہ سے زیادت کا پہلو رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ غالباً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ منشاء نہ تھا۔ مگر اس مثال سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ آپ نے یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کو سادگی کی ضرورت ہے اس کی اس قدر تاکید کی تھی۔ میں حضرت عمرؓ والا مطالبہ نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ نمک ایک سالن ہے اور سرکہ دوسرا۔" (خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء)

کھانے میں سادگی پیدا کرنے اور تکلفات کے ازالہ کی خاطر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے تتبع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صرف ایک سالن کی تجویز پیش فرمائی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ مالی یا جانی کسی قسم کی قربانی نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے۔ یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا"

(خطبہ جمعہ ۷ اپریل ۱۹۳۷ء)

قابلِ توجہ جماعت ہائے احمدیہ

۴ اپریل کو "یوم مسیح موعودؑ" منایا جائے

جماعت احمدیہ ہر سال ۲۳ مارچ کو "یوم مسیح موعودؑ" مناتی آئی ہے۔ ۲۰/۲۱ فروری ۱۹۶۵ء کو یوم مصلح موعود منایا گیا تھا اور ابھی تک اس بارہ میں منعقدہ جلسوں کی رپورٹیں آرہی ہیں نیز آئندہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ کو مجلس مشاورت منعقد کی جارہی ہے اور اس میں چند دن باقی رہ گئے ہیں اور ۲۵ مارچ تک ضلع جھنگ کے متعدد شہروں میں دفعہ ۱۴۴ لگائی گئی ہے اندریں صورت فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سال "یوم مسیح موعود" ۲۳ مارچ کی بجائے ۴ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار منایا جائے جماعتوں کو چاہیئے کہ اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کئے جاویں۔ اور رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے

تبدیلیٔ تاریخ کے سلسلہ میں جماعتوں پر واضح ہو کہ حضور کا ارشاد ہے:۔

"میں تو اس کا قائل ہی نہیں کہ کسی خاص دن کو منایا جائے غرض تو یہ ہے کہ بات کو یاد رکھا جائے۔"

(ناظر اصلاح و ارشاد)

خدا کا رحم ہونے کو ہے محمود

تغیر ہو رہا ہے آسماں میں

(کلامِ محمود)

ربوہ کے شہریوں سے

۲۰ مارچ ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ سے ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام مشترکہ پروگرام کے تحت مکھی مار مہم شروع کی جارہی ہے جسے کامیاب بنانے کے لئے اہالیانِ ربوہ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے لہٰذا آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ:۔

۱۔ اپنے گھروں۔ دکانوں۔ دفتروں اور ان کے گردوپیش کو غلاظت سے پاک رکھئے
۲۔ پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے وغیرہ پھینکنے کے لئے گھروں میں ٹین رکھئے اور انھیں روزانہ باقاعدگی سے صاف کروایئے۔
۳۔ بیت الخلاء کے پاس ایک برتن میں مٹی یا راکھ رکھ چھوڑیئے اور رفع حاجت کے فوراً بعد غلاظت کو مٹی یا راکھ سے ڈھانپ دیجئے۔ یہی عادت اپنے بچوں میں بھی راسخ کیجئے
۴۔ اپنے مکان کے قرب وجوار میں نہ خود غلاظت پھینکئے نہ کسی اور کو پھینکنے دیجئے اگر کوئی خاکروب آپ کے مکان کے پاس گند پھینکتا پایا جائے تو فوراً اس کی رپورٹ دفتر کمیٹی میں بھیجئے۔
۵۔ اگر ممکن ہو تو ہفتہ میں کم از کم دو مرتبہ گھر کا فرش فنیائل ملے پانی سے دھونے کا اہتمام کیجئے اور بیت الخلاء میں دن میں ایک مرتبہ فنیائل چھڑکئے۔
۶۔ اشیائے خوردونوش کو ہمیشہ ڈھانپ کر رکھئے۔
۷۔ مکھی مار مہم کے تحت فلائی پیپر تقسیم کئے جا رہے ہیں ان کے صحیح استعمال سے پورا پورا فائدہ اٹھایئے۔
۸۔ اپنے گھر اور ماحول کی صفائی میں "اپنی مدد آپ" کے اصول کو اپنایئے۔

ہیلتھ آفیسر و سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی وقتاً فوقتاً گھروں۔ دکانوں، اور گلیوں وغیرہ کی صفائی کا معائنہ کرتے رہیں گے اور ہدایات مندرجہ بالا ۴م کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ)

مشرقی پاکستان میں ناظم اعلیٰ انصار اللہ کا انتخاب

حال ہی میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت ڈھاکہ میں ناظم اعلیٰ انصار اللہ مشرقی پاکستان کا انتخاب ہوا ہے صدر محترم نے اس انتخاب کے مطابق مکرم جناب شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر کا تقرر بطور ناظم اعلیٰ ۳۱ دسمبر ۶۶ء تک منظور فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح طور پر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ مشرقی پاکستان کی تمام مجالس انصار اللہ و اراکین محترم شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر سے پوری طرح تعاون فرمادیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴ ۵۲۵